السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ قاتلوں سے اپنی خلافت کے زمانے میں نہ لینے کا سبب کیا تھا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین متفق نہ تھے اگرچہ صحابہ میں سے کچھ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی لیکن دوسری جانب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایک بڑی جماعت تھی جنہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی اوران کا اس بات پر زور تھا کہ پہلے قاتلوں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قصاص لیا جائے بعد میں کلی بیعت ہونی چاہیے اس جماعت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اوردوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تھے، ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں باغیوں میں سے بھی کافی تعداد موجود تھی ظاہر ہے کہ اس صورت میں یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے ناممکن نہیں تھی تو بھی انتہائی درجے کی مشکل ضرورتھی کہ وہ ان باغیوں سے قصاص لے۔ حالانکہ وہ ان کی اپنی جماعت میں تھے، یہ بات ہوتے ہوئے بھی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے قصاص لیتےاوردوسری ساری باتوں کو نظرانداز کرتے تو نتیجہ یہ نکلتا کہ خوداپنی خلافت خطرے میں پڑجاتی، کیونکہ اس طرف صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی کافی جماعت آپ کے مقابل تھی یعنی دوسرے لفظوں میں ان کی حمایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل نہ تھی۔

باقی اگراپنی جماعت والوں سے بھی اس طرح کا معاملہ کرتے توان کا حمایتی کون رہتا۔ حالانکہ اس وقت واقعی دوسرا کوئی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ خلافت کا حقدار نہ تھااورجب خلافت کا وزن اوپر آگیا تواس کو چھوڑنا بھی اچھا نہ تھا اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خواہش یہ تھی کہ امت ایک کلمہ پر متفق ہوجائے اور خلافت متفقہ طورپر قائم ہوجائے توپھران باغیوں اورقاتلوں سے قصاص لینا آسان ہوگااورآسانی سے لیا جائے گااوراس حقیقت کا اظہار خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا لیکن اُدھر اسی (٨٠) دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا اس بات پر زور تھا کہ اس طرح بلکہ پہلے قاتلوں سے قصاص لیا جائے بعد میں دوسری بات اوروہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مجتہد تھے، پھران کا اجتہاد غلط یا صحیح بہرحال اس صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موقعہ ہی نہ ملا جوان قاتلوں سے قصاص لے سکتے اوریہی وجہ ہے کہ ان کی ساری زندگی خلافت کے زمانے سے لے کر آخر تک جنگوں اورمقابلوں میں گذری کچھ اپنوں سے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اوردوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے جنگ جمل میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اوردوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے جنگ صفین میں) اوربعد میں خوارج سے مقابلے ہوتے رہے حتی کہ آپ کی شہادت بھی ایک خارجی کے ہاتھوں ہوئی۔

**خلاصہ کلام:......** حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کی بیعت متفقہ طورپر نہ ہونے کے سبب قصاص لینے سے قاصر رہے اوردوسری طرف کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اس بات پر زور دے رہے تھے کہ اول قصاص بعد میں دوسری بات لہذا اس افراتفری اورانتشار کے سبب قاتلوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہ قصاص نہ لیا گیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

### صفحہ نمبر 536

### محدث فتویٰ